Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 5 (July-Sep 2024)
HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

A research review in the light of the Qur'an and Hadith on the impermissibility of marriage and mahrams of marriage

محللات نکاح و محرمات نکاح قرآن وحدیث کی روشنی میں: ایک تحقیقی جائزہ

Syeda Maryum Shah

PhD Research Scholar. Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur. Email: maryamshah298@gmail.com

Dr.Sagila Kousor

Associate Professor, Chairperson Department of Comparative Study of Religions. The Islamia University of Bahawalpur. Email: sajilakausar@iub.edu.pk

ABSTRACT

Sexual instinct is a natural process in humans and animals, humans go towards marriage to fulfill this natural need, while animals go towards the forbidden to fulfill this nature. Arriage is encouraged, and marriage is also made a means of love among humans, while celibacy is forbidden so that the society does not turn towards sin. Marrying is a sunnah, at the beginning of the article, the literal and terminological definition of marriage is listed according to the Qur'an and Sunnah. has been mentioned.

Keywords: Marriage restrictions, Mahrams, Mandatory prohibitions, Non-binding prohibitions.

محللات نکاح و محرمات نکاح قرآن وحدیث کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ:

جنسی جبلت انسان و حیوانات میں ایک فطری عمل ہے، انسان اپنی اس فطری ضرورت کو پوا کرنے کے لئے نکاح کی طرف جاتے ہیں، جبکہ حیوان اس فطرت کو پورا کرنے کے لئے حرام کی طرف جاتے ہیں انسان کو حرام سے روکنے کے لئے قرآن وحدیث میں

OPEN ACCESS
CC BY

نکاح کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، اور نکاح کو انسانوں میں محبت کا زریعہ بھی بنایا گیا ہے جبکہ بغیر نکاح کے رہنے سے منع کیا گیا ہے تاکہ معاشرہ گناہ کی طرف نہ جائے جیسا کہ درج ذیل آیت سے واضح ہو رہا ہے وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ" .[1] اور اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے مرد و عورت سے جوڑے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے سے سکون حاصل کرو اور اس نے نکاح کے زریعے تم میں محبت اور رحمت بنائی، بیشک اس میں نشانیاں ہیں غور و فکر کرنے والوں کے لئے۔

مزید نکاح کی تاکید کے لئے درج ذیل حدیث بھی موجود ہے "عَن عبد الله بن مَسْعُود رَضِيَ اللَّهُ عَنْه "قَالَ قَالَ لنا رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا معشر الشَّبَاب،من اسْتَطَاعَ مِنْكُم الْبَاءَة فليتزوج فَإِنَّهُ أغضّ لِلْبَصَرِ ، وَأحْصن لِلْفَرجِ ، وَمن لم يسْتَطع فَعَلَيهِ بِالصَّوْمِ ، فَإِنَّهُ لَهُ وَجاء" [2] - "تم میں سے جو کوئی جماع کی طاقت رکھتا ہے اسے چاہیے کہ نکاح کرے پس یہ نظر کو پست کرتا ہے اور شرمگاہ کی گناہ سے حفاظت کرتا ہے اور جو کوئی مالی طاقت و استطاعت نہیں رکھتا تو اسکو چاہیے کہ روزے رکھے یہ اسکے لئے ڈھال ہے"۔

نکاح کی لغوی تعریف:

لغت میں "نکاح لفظ نکح ،ینکح، نکاحا، باب ضرب، یضرب ضرباً سے مصدر ہے۔ جس کے معنی ہیں مرد و عورت کا آپس میں نکاح کرنا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ لفظ نکاح نکح سے مصدر ہے جس کا معنی ضم ہونا ہے۔یعنی ایک چیز کا دوسری چیز میں اس طرح جذب ہو جانا کہ دونوں مل کر ایک چیز بن جائیں . اہل عرب کہتے ہیں: نکح المطر الارض بارش کا پانی زمین میں جذب ہو گیا اسی طرح جب درختوں کی ٹہنیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو کر جھنڈ کی صورت اختیار کر لیں تو کہا جاتا ہے۔ تناکحت الاشجار درخت ایک دوسرے میں پیوست ہو گئے اس مثال میں یہ لفظ مجازی معنی کیلئے آیا ہے جبکہ اصلا یہ لفظ مرد و عورت کے نکاح کیلئے مستعمل ہے"۔[3]

اصطلاحی تعریف:

CC BY

اصطلاح میں نکاح سے مراد ہے کہ "ایک ایسا شرعی معاہدہ جس کے ذریعے مرد و عورت کے درمیان جنسی تعلق قائم کرنا اور جائز اولاد کا نسب صحیح ہوتا ہے اور زوجین حقوق و فرائض کے پابند ہو جاتے ہیں"۔[4]

محرمات نکاح:

نکاح کی تعریفات کے بعد اب اس طرف آتے ہیں کہ کن خواتین سے نکاح کرنا حلال ہے اور کن سے حرام، ان خواتین کا ذکر خود قرآن کریم سے ملتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا "۔[5] "تم پر حرام کر دی گئی ہیں تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور جن ماؤں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری عورتوں کی مائیں اور تمہاری عورتوں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہاری گود میں پرورش پائی ہے (ایسی عورتیں) جن کے ساتھ تم نے جنسی تعلق قائم کیا ہو، اور اگر جنسی تعلق قائم نہ ہوا ہو تو پھر (ان کی بیٹیوں کے ساتھ) نکاح میں کچھ گناہ نہیں، اور تمہارے سگے بیٹوں کی بیویاں (بھی تم پر حرام ہیں)، اور دو بہنوں کو اکھٹا کرنا (ایک شخص کے نکاح میں حرام ہے) مگر جو پہلے ہو چکا، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تبارک و تعالی نے انسان کی محرم خواتین کو واضح کرکے بتا دیا ہے جس کے بعد کسی قسم کے ابہام کی کوئی گنجائش نہیں رہتی تاکہ فطری طور پر جن سے نکاح کرنا جائز نہیں انکے بارے میں کوئی سوالات باقی نہ رہیں وہ خواتین درج ذیل ہیں:

1. مائیں:

ماؤں میں باپ کی بیوی، (سگی و سوتیلی تمام مائیں) نانی، دادی اوپر تک تمام خواتین شامل ہیں۔ امام قرطبی لکھتے ہیں کہ "عربوں کے ہاں یہ رواج تھا کہ وہ باپ کے مرنے کے بعد اپنی سوتیلی ماؤں سے نکاح کر لیا کرتے تھے اور یہ فعل باہمی رضامندی سے بھی ہوتا تھا اور جبرا بھی، اسلیئے اسلام نے اس نکاح کو ناپسندیدہ اور مکروہ عمل کہہ کر اس سے سختی سے منع فرمایا، یہ طریقہ قریش و انصار دونوں کے ہاں رائج تھا، صفوان بن امیہ بن خلف نے اپنی سوتیلی والدہ فاختہ بنت اسود سے نکاح کیا تھا۔ حصن بن ابی قیس نے اپنے

OPEN ACCESS
CC BY

باپ کی بیوی کبیشہ بنت معن سے نکاح کیا تھا، اسی طرح اسد بن خلف نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا تھا، اسی طرح انصار میں سے ایک شخص ابو قیس کی وفات ہوئی جو انصار کے نیک لوگوں میں سے ایک تھا تو انکے بیٹے قیس نے اپنی سوتیلی والدہ کو نکاح کا پیغام بھجوایا تو اس عورت نے کہا میں تمہیں اپنا بیٹا مانتی ہوں مگر پھر بھی رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں مشورہ کر کے بتاتی ہوں، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور مشورہ طلب کیا جس پر اللہ تبارک وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی: " وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا "[6]۔ "اور نہ تم نکاح کروان سے جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا مگر جو پہلے گزر گیا بیشک یہ بے حیائی اور برا راستہ ہے"۔ اور اس طرح اپنی سوتیلی والدہ کو اپنے حق زوجیت میں لینے سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے منع کر دیا۔[7]

2. بیٹیاں:

ان میں سگی بیٹیاں انکی اولادیں، نواسیاں، پوتیاں نیچے تک انکی تمام اولادیں شامل ہیں۔ "عربوں میں ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے اپنی بیٹیوں سے نکاح کیا تھا اسلئے اسلام نے اس قبیح عمل سے بھی واضح منع کر دیا، ایک شخص حاجب بن ضرارہ تھا وہ مجوسی ہو گیا تھا تو اس نے اپنی بیٹی سے نکاح کیا تھا اسلئے اس عمل قبیح سے منع کیا کہ بیٹی کے مقدس رشتے کی اس طرح سے توہین نہ کی جائے بلکہ اسکو عزت، تحفظ دیا جائے اسکے شفقت اور محبت والا معاملہ رکھا جائے۔ اس طرح اور دیکھا دیکھی اور لوگ بیٹی کی بے حرمتی شروع نہ کر دیں لہذا صاف صاف کہا کہ جیسا تمہارے آباواجداد کرتے تھے ایسے نکاح مت کرو"۔[8]

رسول اللہ ﷺ خود بیٹیوں کا کس قدر احترام اور محبت کیا کرتے تھے ہمیں احادیث سے واضح پتہ لگتا ہے۔ صحیح بخاری کی ایک روایت ہے "عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي مَا تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ" ۔[9] "ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ازدواج مطہرات کے پاس بیٹھے ہوتے تھے تو فاطمہؓ، رسول اللہ ﷺ سے ملنے آتی تھیں اور حضرت فاطمہؓ بنت محمد ﷺ سے زیادہ کسی کو رسول اللہ ﷺ سے چلنے میں مشابہ نہیں پایا، وہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کے پاس ملنے آئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا مرحبا بیٹی، اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے دائیں جانب بٹھایا"۔

CC BY

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی بیٹی سے محبت وشفقت، احترام واضح ہے۔ جو لوگ بیٹیوں اور بیٹوں میں فرق کرتے ہیں یا ان کو کمتر سمجھتے ہیں یا ان کو تعلیم وتربیت میں بیٹوں سے کم درجہ پر رکھتے ہیں یا وراثت سے محروم رکھتے ہیں تو وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی نہیں کرتے بلکہ نافرمانی کرتے ہیں۔

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے: "عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي"۔[10] "مسور بن مخزمہ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنھا میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا"۔

رسول اللہ ﷺ نے بیٹیوں کی اچھی تربیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا: "عَنْ أَنَسٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ۔"[11] "جس نے دو بیٹیوں کی اچھی پرورش کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا، رسول اللہ نے اپنی دونوں انگلیوں کو جوڑ کر دکھایا"۔

3. **بہنیں:**

ان میں ایک ماں، باپ سے پیدا ہونے والی سگی بہنیں اور سوتیلی بہنیں (جن کی مائیں الگ الگ ہوں) انکی اولادیں (بھانجیاں) بھی شامل ہیں۔

4. **پھوپھیاں:**

ان میں باپ کی سگی وسوتیلی بہنیں شامل ہیں۔

5. **خالائیں:**

ان میں ماں کی سگی وسوتیلی بہنیں شامل ہیں۔

6. **بھتیجیاں:**

سگے وسوتیلے دونوں بھائیوں کی بیٹیاں شامل ہیں۔

7. **بھانجیاں:**

سگی وسوتیلی دونوں بہنوں کی بیٹیاں شامل ہیں۔

CC BY

اللہ تعالی نے سات عورتیں نسب سے حرام کی ہیں، سات رضاعت سے اور سات ہی مصاہرت سے حرام کی ہیں۔ ابن عباسؓ کا یہی قول ہے کہ " سات عورتیں نسب سے حرام ہیں اور سات مصاہرت سے اور پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَ بَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَ بَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ ----الخ -إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا"۔ [12]

علماء نے ساتویں عورت کے تحت یہ ذکر کیا ہے کہ "اس سے مراد پھوپھی / بھتیجی اور خالہ بھانجی ہے۔ عمرو بن سالم نے بھی یہی قول ذکر کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جو عورتیں نکاح کیلئے حرام ہیں ان میں تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں تمہاری بھتیجیاں، اور بھانجیاں ہیں۔ مزید کہتے ہیں کہ رضاعت میں رضاعی ماں، رضاعی بہن، رضاعی پھوپھیاں، رضاعی خالائیں، رضاعی بھانجیاں، رضاعی بھتیجیاں اور ساتویں عورت سے مراد وہ عورت ہے جو کسی بھی مرد کے نکاح میں ہو وہ عورت شامل ہے۔ اسکے بعد وہ مزید فرماتے ہیں کہ نسب سے سات عورتیں حرام ہیں ایسے ہی رضاعت سے سات عورتیں حرام ہیں اور مصاہرت سے سات عورتیں حرام ہیں اور وہ یہ ہیں ربیبہ (بیوی کے پہلے شوہر کی بیٹیاں)، بیٹوں کی بیویاں یعنی بہوئیں، بیویوں کی مائیں دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کرنا، خالہ / بھانجی، پھوپھی / بھتیجی، ساتویں عورت سے مراد باپ دادا کی بیویاں ہیں"۔ [13]

امام قرطبی امام طحاوی کا قول نقل کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں کہ "یہ تمام خواتین محکم اور متفقہ طور پر حرام ہیں"۔

ڈاکٹر وہبہ زحیلی اپنی تصنیف الفقہ الاسلامی وادلتہ میں لکھتے ہیں کہ "فقہاء کے نزدیک موانع نکاح" دو طرح کے ہیں:

1۔ موانع موبدہ:

"یعنی ایسا سبب جو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نکاح کا مانع ہو"۔

2۔ موانع غیر موبدہ:

ایسے موانع جو ہمیشہ کیلئے نہ ہوں بلکہ وقتی ہوں۔

موانع موبدہ کی تین اقسام ہیں:

1۔ نسب،

2۔ مصاہرت،

CC BY

3۔رضاعی سبب۔ ان تینوں موانع پر فقہاء کا اتفاق ہے۔ یہ تینوں اوپر تفصیلا قلمبند کر دیئے گئے ہیں۔ زنا اور لعان دو ایسے موانع ہیں ان پر فقہاء کا اختلاف ہے ان دونوں کو آئندہ موانع غیر موبّدہ کے تحت قلمبند کیا جارہا ہے۔

موانع غیر موبدہ کی نو ۹ اقسام ہیں:

1 مانع عدد	2۔مانع جمع	3۔مانع مانع رق یعنی غلامی۔	4۔مانع کفر۔
5۔مانع احرام۔	6۔مانع مرض۔	7۔مانع عدت۔	8۔مانع طلاق۔

9۔مانع زوجیت۔

1. نسب:

فقہاء کا اتفاق ہے کہ نسب سے وہی خواتین مراد ہیں جنکا قرآن پاک نے واضح کر کے بتا دیا ہے یعنی "ماں، بہنیں، بیٹیاں، بھانجیاں، بھتیجیاں، خالائیں، پھوپھیاں وغیرہ۔ ماں سے مراد باپ کی زوجہ، دادی نانی، بہن میں حقیقی بہن، باپ شریک بہن، ماں شریک بہن۔ پھوپھی میں باپ کی بہن، دادا/ نانا کی بہن، خالہ میں ماں کی سگی بہن، ماں کی باپ شریک بہن، ماں شریک بہن، دادی/ نانی کی بہن تمام خواتین شامل ہیں"۔

2. رضاعت:

رضاعت کی وجہ سے دودھ پلانے والی خاتون بچے کی ماں اور اسکا شوہر بچے کا باپ بن جاتے ہیں تو رضاعت سے بھی وہی خواتین حرام ہوتی ہیں جو نسب سے حرام ہوتی ہیں یعنی رضاعی ماں، رضاعی بہنیں، رضاعی خالائیں، رضاعی پھوپھیاں، رضاعی بھانجیاں، رضاعی بھتیجیاں وغیرہ وغیرہ۔

جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:"أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَأَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ: تَنْكِحُ؛ قَالَ أَتُحِبِّينَ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَرَكَنِي فِيكَ أُخْتِي قَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ قَالَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ، فَلاَ تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ أَخَوَاتِكُنَّ".[14] ام حبیبہؓ کہتی ہیں کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا آپ ﷺ،ابو سلمہ و اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی

OPEN ACCESS

اللہ کی بیٹی درہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں ؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں کیونکہ ابو سلمہ میرے رضاعی بھائی ہیں، ثوبیہ نے مجھے اور ابو سلمہ کو ایک ساتھ دودھ پلایا تھا اس طرح انکی بیٹی میری رضاعی بھتیجی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ لڑکی میرے زیر پرورش ہے یعنی میری ربیبہ بیٹی ہے اور میری پرورش میں ہے اگر پرورش میں نہ ہوتی تب بھی جائز نہیں تھا اور تم لوگ مجھ پر بہن، بیٹیوں کو پیش مت کرو"[15]۔

3. مصاہرت سے چار طرح کے رشتے حرام ہوتے ہیں:

1۔ آباء کی بیویاں: ماں، دادی، نانی وغیرہ اوپر تک تمام عورتیں شامل ہیں۔

2- بیٹوں کی بیویاں یعنی بہوئیں۔

3۔ بیویوں کی مائیں۔ خوشدامن / ساس۔

4۔ بیویوں کی بیٹیاں: یعنی ربیبہ لڑکیاں۔

فقہاء کا اتفاق ہے کہ "پہلی دو قسم کی عورتیں عقد نکاح سے حرام ہو جاتی ہیں اور بیوی کی بیٹی بیوی سے دخول کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہے اور بیوی کی ماں ہر صورت حرام ہو جاتی ہے چاہے دخول ہو یا نہ ہو"۔[16]

4. مانع زنا:

اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے، جمہور نے زانیہ سے نکاح کرنے کو حرام قرار دیا ہے وہ اسکی دلیل میں یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ "عن عَمْرِو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَرْثَدُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ وَ كَانَ رَجُلاً يَحْمِلُ الأَسْرَى مِنْ مَكَّةَ حَتَّى يَأْتِيَ بِهِمُ الْمَدِينَةَ قَالَ وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَ كَانَتْ صَدِيقَتَهُ وَأَنَّهُ وَعَدَ رَجُلاً يَحْمِلُهُ مِنْ أَسْرَى مَكَّةَ قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى ظِلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ قَالَ فَجَاءَتْ عَنَاقُ فَأَبْصَرَتْ سَوَادَ ظِلِّي بِجَنْبِ الْحَائِطِ فَلَمَّا انْتَهَتْ إِلَيَّ عُرِفْتُ قَالَتْ مَرْثَدٌ . قُلْتُ مَرْثَدٌ قَالَتْ هَلْ لَكَ أَنْ تَبِيتَ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ قُلْتُ يَا عَنَاقُ قَدْ حَرَّمَ اللَّهُ الزِّنَا قَالَتْ يَا أَهْلَ الْخِيَامِ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي يَحْمِلُ أَسْرَاكُمْ --- الخ"[17]۔" مرثد بن ابی مرثد نامی صحابی کے اسلام قبول کرنے سے پہلے ایک بدکار عورت عناق سے دوستی تھی، یہ صحابی مکہ سے مسلمانوں کے قیدی آزاد کروا کے بھاگ آیا کرتے تھے، ایک مرتبہ یہ رات کے اندھیرے میں مکہ پہنچے تو عناق نے

OPEN ACCESS
CC BY

انکو پہچان لیا اور گناہ کی دعوت دی جسکے جواب میں انہوں نے کہا کہ اسلام میں زنا کو منع کیا گیا ہے جس پر اس عورت نے شور مچا کر مکہ والوں کو جگایا کہ یہ شخص تمہارے قیدی بھگانے آیا ہے تو وہ لوگ امر ثد بن ابی مرثد کے پیچھے بھاگے مگر وہ چھپ گئے، بالآخر یہ کسی طرح سے اپنے قیدی آزاد کروا کر مکہ واپس آئے اور رسول اللہ ﷺ سے عناق کے بارے میں گفتگو کی اور مرثد نامی خاتون سے نکاح کرنے کا پوچھا جس پر رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی الزَّانِي لَا يَنْكِحُ اور آپ نے مرثد رضی اللہ کو بلا کر کہا کسی مسلمان کیلئے زانیہ اور کافر عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں"۔[18]

ہاں اگر یہ عورت اسلام قبول کرلے اور اپنے گزشتہ اعمال سے توبہ کرلے تو اس سے نکاح کرسکتے ہیں۔

مالکیہ کے نزدیک اس سے نکاح جائز ہے وہ اس آیت سے استدلال کرتے ہیں:"الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ"[19]۔ "زنا کرنے والا مرد نہیں نکاح کرے گا مگر زانیہ یا مشرکہ عورت سے ہی اور اس سے نکاح کرنا مومنین پر حرام کیا گیا ہے"۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ "اس آیت سے مراد ہے کہ کسی مرد نے اگر کسی عورت سے زنا کیا ہے اور اس سے کوئی دوسرا شخص نکاح نہیں کرے گا تو بہتر ہے اب اسکی زندگی برباد کرنے کی بجائے یہی شخص اس عورت سے نکاح کرے اور اسکو تحفظ فراہم کرے"۔

5. مانع عدد:

جمہور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ "چار بیویوں کی موجودگی میں پانچویں عورت سے نکاح نہیں کرسکتا"۔ انکی دلیل یہ آیت ہے:"فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ "۔[20]"پس تم نکاح کرو عورتوں سے دو، تین اور چار سے"۔

اسی حکم کے تحت رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کو حکم دیا تھا کہ "اپنی دس بیویوں میں سے چار کو اپنے نکاح میں رکھ لیں اور باقیوں کو چھوڑ دیں، جبکہ اہل تشیع اور اہل ظواہر کے نزدیک نو خواتین کو ایک وقت میں نکاح میں رکھنا بھی جائز ہے"۔[21]

OPEN ACCESS

6. مانع جمع:

اس سے مراد دو بہنوں کو ایک وقت میں ایک شخص کا اپنے نکاح میں رکھنا منع ہے اس پر فقھاء کا اتفاق ہے۔ انکی دلیل یہ آیت ہے:" وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا "۔[22]"اور تم جمع کرو دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں، مگر جو پہلے گزر گیا بیشک اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے"۔

اسی طرح حدیث میں بھی واضح حکم آیا ہے جیسا کہ ام حبیبہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی بہن غرہ بنت ابی سفیان کے بارے میں ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ ان سے نکاح کر لیں، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو؟ تو ام حبیبہؓ کہتی ہیں میں نے کہاہاں، اس میں کیا حرج ہے، میں رسول اللہ ﷺ کی اکلوتی بیوی تو نہیں ہوں میری اور بھی سوکنیں ہیں میں چاہتی ہوں میری بہن بھی اس بھلائی میں شامل ہو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں یہ میرے لئے حلال نہیں ہے۔"[23]

فُقہاء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ خالہ، بھانجی اور پھوپھی، بھتیجی کو ایک نکاح میں رکھنا جائز نہیں ہے، حرام ہے، جیسا کہ حدیث سے بھی واضح حکم ملاہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"کسی عورت کے ساتھ اسکی خالہ یا پھوپھی کو ایک شخص کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کیا جائے"۔[24]

7. مانع رِق یعنی غلامی:

فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ "غلام اور لونڈی کا نکاح درست ہے، آزاد عورت کو غلام مرد کے ساتھ نکاح نہیں کرنا چاہیے ہاں مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ عورت خود اور اسکے ولی بھی اس نکاح سے خوشی خوشی رضامند ہوں، اسی طرح آزاد مرد کا لونڈی کے ساتھ نکاح کرنا اس صورت میں جائز ہو گا جب وہ آزاد عورت یا کتابیہ عورت کا نان ونفقہ ادا کرنے کی سکت نہیں رکھتا یا مرد کو گناہ یعنی زنا میں پڑنے کا ڈر ہو تو ان دو صورتوں میں مرد کو اجازت ہے کہ وہ باندی سے نکاح کر لے"۔ اس پر جمہور فقھاء کا اتفاق ہے۔ انکی دلیل یہ آیت ہے:"وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ"[25]۔ "اور تم میں سے جو شخص اس بات کی استطاعت نہیں رکھتا کہ وہ آزاد مومنہ عورت سے نکاح کر سکے پس اسکے لئے وہ ہے جس کے اسکے دائیں ہاتھ مالک ہوئے (یعنی لونڈیاں حلال ہیں) مومنات میں سے"۔

OPEN ACCESS
CC BY

8. مانع کفر:

فقہاء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ "ایک مسلمان مرد، بت پرست عورت سے نکاح نہیں کر سکتا جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں واضح ہے: وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ "۔[26] "اور تم کافرہ عورتوں کے نکاح پر مت جمے رہو"۔

9. مانع احرام:

جمہور فقہاء کے نزدیک جو شخص حالت احرام میں ہو وہ نہ تو اپنا نکاح کرے نہ کوئی اور شخص اُس کا نکاح کروائے[27]۔

جیسا کہ حدیث میں ہے" أن عمر بن عبيد الله أراد أن يُزَوِّجَ طلحة بن عمر ، بنت شيبة بن جبير فأرسل إلى أبان بن عثمان يَحْضُرُ ذلك و هو أمير الحج فقال أبان سمعت عثمان بن عفان يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يَنْكِحُ المحرم و لا يُنْكَحُ ولا يَخْطِبُ "۔[28] عمر بن عبید اللہؓ سے روایت ہے کہ "طلحہ بن عمر نے ارادہ کیا کہ بنت شیبہ بن زبیر سے نکاح کریں، تو انہوں نے ابان بن عثمان کی طرف بھیجا ایک شخص کو وہ امیر حج تھے تو ابان نے کہا کہ میں نے عثمان بن عفانؓ سے سنا ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ ہی احرام والا شخص نکاح کرے اور نہ ہی کسی کی شادی کروائے اور نہ ہی کسی کو مشورہ دے"۔

10. مانع مرض:

اس بارے میں امام مالک کا قول ہے کہ "جو شخص حالت مرض میں ہو اسکا نکاح نہ کیا جائے وہ کہتے ہیں ایسے نکاح سے وارثوں کی وراثت میں ضرر ہو گا۔ جبکہ جمہور علماء کے نزدیک یہ نکاح درست ہے۔ اختلاف کا سبب اور جمہور کی دلیل یہ ہے کہ مریض کی بیع کرنا جائز ہے وہ چیزوں کی خرید و فروخت کر سکتا ہے۔ اس طرح نکاح کرنا بھی جائز ہے"۔[29]

11. مانع عدت:

فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ "عورت جب حالت عدت میں ہو تو اسکا نکاح کرنا درست نہیں ہے امام مالک اور امام اوزاعی کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایسی عورت سے نکاح کرے تو ان میں تفریق کروادی دے اور یہ عورت ہمیشہ کیلئے اس مرد پر حرام ہو گی، انکی

CC BY

یہ دلیل حضرت عمرؓ کے قول سے ہے کہ انہوں نے طلیحہ اسدیہ خاتون اور راشد ثقفی جنہوں نے دوران عدت نکاح کیا تھا ان کے درمیان جدائی کروادی تھی"۔

جبکہ امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اوزاعی رح فرماتے ہیں کہ "دوران عدت ان میں جدائی کروادی جائے اور اگر چاہے تو بعد میں نکاح کرلے، حضرت علیؓ اور عبداللہؓ بن مسعود رضی اللہ کے قول کو بطور دلیل لیتے ہیں"۔[30]

12. مانع زوجیت:

اس بارے میں فقہاء کا اتفاق ہے کہ "مسلمان عورت جو کسی مسلمان مرد کے نکاح میں ہے اس سے کسی بھی دوسرے شخص کا نکاح کرنا حرام ہے، یہاں تک کہ اس عورت کا شوہر فوت ہو جائے یا ان میں طلاق ہو جائے۔ اسی طرح جو عورتیں ذمیوں کے نکاح میں ہوں ان سے بھی نکاح کرنا حرام ہے"۔ انکی دلیل یہ آیت ہے:"وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ"۔[31] یہاں "والمحصنت سے مراد منکوحہ عورتیں ہیں، یعنی وہ جن کا شوہر موجود ہو وہ دوسرے مرد پر اس وقت تک حرام ہے جب تک پہلے کے نکاح میں ہے یا عدت میں ہے۔ مزید یہ کہ چار بیویوں کی موجودگی میں مزید کسی عورت سے نکاح کرنا حرام ہے، اسی طرح تین طلاقیں دینے کے بعد اسی عورت سے دوبارہ نکاح جب تک دوسرا مرد نکاح کرکے جماع کے بعد کسی سبب سے چھوڑ نہ دے، یا وفات نہ پا جائے، ایسے ہی خالہ / بھانجی اور پھوپھی / بھتیجی کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے"۔[32]

13. مانع لعان:

اس بات پر بھی فقہاء کا اتفاق ہے کہ "جس عورت و مرد کے درمیان لعان کروایا گیا ہو تو لعان کے بعد وہ ایک دوسرے پر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حرام ہو جائیں گے"۔[33]

لعان:

لعان کا مادہ "لعن سے ہے جس کے معنی لعنت کرنا کے ہیں، اسکے شرعی معنی مرد کے عورت پر لگائے گئے زنا کی تہمت کی عورت کی طرف سے خاص الفاظ میں تردید کرنا ہے اور اسکے بعد قاضی دونوں میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جدائی کروادے گا، بالفاظ دیگر ایسا فعل جس میں شوہر اپنی بیوی کو کسی دوسرے شخص کے ساتھ زنا کرتے ہوئے بذات خود دیکھنے کا دعوی کرے اور 4 گواہ نہ پیش کر سکے تو ان دونوں میں لعان کروایا جائے گا۔ یعنی مرد چار قسمیں کھائے گا کی وہ سچا ہے پانچویں میں یہ قسم کھائے گا کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس

CC BY

پر خدا کا غضب ہو، ایسا کرنے سے مرد پر سے حد قذف ساقط ہو جائے گی۔ اسی طرح عورت چار قسمیں کھائے گی کہ وہ سچی ہے پانچویں پر یہ کہے گی کہ اگر وہ جھوٹی ہے تو اس پر خدا کی لعنت / غضب ہو اب اس پر سے بھی حد ساقط ہو جائے گی۔ لیکن جھوٹا شخص آخرت کے عذاب سے نہیں بچ سکے گا"۔ جیسا کہ ھلال بن امیہ اور عویمر عجلانی کا واقعہ صحیح احادیث میں مشہور ہے۔

یہ حکم ہمیں قرآن پاک سے ملا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے "وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ "۔[34] "اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو منسوب کرتے ہیں اور پھر گواہ نہیں لاتے سوائے اپنے نفسوں کے تو ان میں سے ہر ایک گواہی دے گا اللہ کے نام کے ساتھ چار گواہیاں یہ کہ وہ سچا ہے۔ اور پانچویں قسم پر یہ کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہے۔ اور لوٹ جائے گا اس عورت سے عذاب اگر یہ کہ وہ گواہی دے چار گواہیاں اللہ کے نام کے ساتھ بے شک وہ جھوٹا ہے۔ اور پانچویں یہ کہ اس (عورت) پر اللہ کا غضب ہو اگر وہ سچا ہے"۔

احادیث صحیحہ سے بھی اسکا ثبوت ملتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں روایت ہے:" عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ "أَنَّ هِلاَلَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ ، قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا رَجُلاً عَلَى امْرَأَتِهِ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَإِلاَّ فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلاَلٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا إِنِّي لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللَّهُ فِي أَمْرِي مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ"۔۔۔الخ[35]۔ "ھلال بن امیہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی بیوی کی شکایت کرتے ہوئے کہا میں نے اس کو شریک بن سہاء کے ساتھ زنا کرتے ہوئے پایا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے انکو حکم دیا کہ گواہ لاؤ ورنہ میں تم پر حد قذف لگاؤں گا، جس پر ھلال بن امیہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو اس حالت میں دیکھے اور وہ گواہ ڈھونڈنے نکل پڑے؟ بہر حال رسول اللہ ﷺ، ھلالؓ بن امیہ سے گواہ لانے پر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ آیات لعان نازل ہوئیں اور رسول اللہ نے ان دونوں میاں بیوی کو بلایا اور دونوں سے اس بارے میں سوال کیا کہ دونوں میں سے کوئی ایک اپنی بات سے تائب ہو جائے مگر وہ دونوں اپنی بات پر قائم رہے رسول اللہ نے پہلے شوہر سے قسمیں لیں پھر انکی بیوی سے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں جب وہ پانچویں قسم لینے لگی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جہنم کو واجب کرنے والی ہے، یہ بات سن کر وہ عورت خاموش ہو گئی اور ہم سب یہ سمجھے کہ اب وہ توبہ کر لے گی مگر بہت دیر خاموش رہنے کے بعد ان سے پانچویں قسم بھی لے لی اور یہ کہہ کر چلی گئی کہ میں اپنی قوم کو رسواء ہر گز نہیں کروں گی۔ اسکے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دیکھتے

CC BY

رہو اگر اسکا بچہ موٹی آنکھوں اور سیاہ پنڈلیوں والا ہوگا تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا۔ تو ہم سب انتظار کرتے رہے جب وہ بچہ پیدا ہوگیا تو ویسا ہی تھا جیسا رسول اللہ نے فرمایا تھا، جب رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو اسکی خبر دی گئی تو رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اگر اس بارے میں قرآن کریم کا حکم نازل نہ ہوا ہوتا تو میں اس عورت کو ضرور سزا دیتا"۔ یعنی وضع حمل کے بعد وہ عورت جھوٹی ثابت ہوگئی اور اس کا شوہر ھلال بن امیہؓ سچے ثابت ہوئے۔

14. مانع طلاق ثلاثہ:

فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ " جس عورت کو اس کا خاوند طلاق دے دے اب وہ اس پر حرام ہوگی یہاں تک کہ کوئی دوسرا مرد اس عورت سے نکاح کرے اور اتفاقاً اس عورت کو دوسرا شوہر بھی طلاق دے دے یا دوسرے شوہر کا انتقال ہو جائے، اس صورت میں یہ پہلے مرد پر حلال ہوگی "۔[36] اسکی دلیل یہ آیت ہے:" إِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ"۔[37] "اگر وہ مرد اس کو تین طلاق دے دے تو وہ اس (شوہر) پر حلال نہیں ہوگی یہاں تک کہ دوسرا مرد اس سے نکاح کرے اور پھر اگر وہ طلاق دے دے تو باہمی رضامندی سے (پہلا شوہر اور بیوی) دونوں نکاح کریں تو کوئی حرج نہیں "۔

طلاق دینے کے بعد مرد اپنی مرضی سے اس عورت کا نکاح کسی دوسرے مرد سے صرف طلاق دلوا کر نکاح کرنے کی غرض سے نہیں کر سکتا کیونکہ ایسے نکاح سے اسلام نے منع کیا ہے اور نکاح کے بعد دوسرے شوہر سے جماع کئے بغیر یہ عورت پہلے شوہر کے پاس نہیں جاسکتی کیونکہ حدیث میں واضح الفاظ میں ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث ہے:"حتى تنكح زوجا غيره أخرج ابن أبي حاتم عن ابن عباس قال لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره وأخرج ابن المنذر عن مقاتل بن حيان قال نزلت هذه الآية في عائشة بنت عبد الرحمن بن عتيك النضري كانت عند رفاعة بن عتيك وهو ابن عمها فطلقها طلاقا بائنا فتزوجت بعده عبد الرحمن بن ا لزبير القرظي فطلقها فأتت النبي ﷺ فقالت إنه طلقني قبل أن يمسني أفأراجع إلى الأول ؟ قال لا حتى يمس"۔[38] "ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ حلال نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ دوسرے شوہر سے جماع کرے۔ ابن منذر نے ابن حیان سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت عائشہ بنت عبد الرحمن بن عتیک کے بارے میں نازل ہوئی وہ رفاعہ قرظی کے نکاح میں تھی وہ انکے چچا کے بیٹے تھے اُنہوں نے عائشہ طلاق دے دی، اسکے بعد عائشہ نے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا پھر عبد الرحمن نے انکو طلاق دے دی، اب یہ عورت رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس آئیں اور کہنے لگی کہ عبد الرحمن نے مجھ سے نکاح کیا اور پھر مجھے چھونے سے قبل ہی طلاق دے دی ہے کیا میں واپس رفاعہ قرظی سے نکاح کر سکتی ہوں تو رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا نہیں یہاں تک کہ وہ تمہیں چھولیتا مراد جماع کر لینے کے بعد۔

CC BY

محرمات موقتہ:

اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جنکو شوہر طلاق دے تاوقتیکہ دوسرا شوہر اس نے نکاح کرے اور وہ شوہر اسکو طلاق نہ دے دے۔ یعنی شوہر کی وہ بیوی جسکو وہ طلاق دے چکا ہے وہ بھی اس وقت مقررہ تک حرام ہے جب تک دوسرا شوہر جماع کرنے کے بعد اتفاقا طلاق دے دے یا وہ عورت دوسرے شوہر سے بیوہ ہو جائے،اس کے بعد ہی پہلے شوہر پر حلال ہو گی ورنہ نہیں۔مزید یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ "کسی شخص کی زوجہ سے بھی نکاح حرام ہے اور عدت والی عورت سے بھی نکاح کرنا حرام ہے"۔[39]

ڈاکٹر وہبہ زحیلی لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک موانع نکاح کے تحت مزید چار چیزیں ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔نکاح متعہ۔ 2۔نکاح شغار۔ 3خطبہ علی الخطبہ۔ 4نکاح بشرط حلالہ۔[40]

1. نکاح متعہ:

اس سے مراد ایسا نکاح ہے جس میں ایک شخص کسی عورت سے کہے کہ میں تم سے ایک وقت مقررہ کیلئے نکاح کرتا ہوں جیسا کہ دس دن پندرہ دن یا ایک سال کیلئے،اسکو نکاح مؤقت بھی کہا جاتا ہے۔یہ تمام مذاہب کے ہاں ناجائز ہے سوائے اہل تشیع کے انکے ہاں ایسا کرنا جائز ہے کیونکہ اس نکاح میں نکاح صحیح کی تمام شرائط (حق مہر، گواہان،ولی وغیرہ) پائی جاتی ہیں۔اور امام زفر نے بھی اسکو درست کہا ہے انکے نزدیک بھی اس میں نکاح فاسد کی کوئی بات نہیں پائی جاتی۔

2. نکاح شغار:

نکاح شغار سے مراد ایسا نکاح ہے جس میں دو عورتوں کا نکاح ایک دوسرے کے بدلے میں کیا جائے اور دونوں کا حق مہر ایک دوسرے کے بدلے ختم کر دیا جائے۔یہ نکاح بھی اسلیئے ممنوع ہے کیونکہ اس میں ہر ایک عورت کو اس کے حق مہر سے محروم کیا جاتا جو اسکو اسلام نے تفویض کیا ہے۔اس تعریف پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔

اس بات پر بھی فقہاء کا اتفاق ہے کہ یہ نکاح باطل ہے اس کی دلیل میں ابن عمرؓ کی حدیث بطور دلیل پیش کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار کرنے سے منع فرمایا ہے۔

OPEN ACCESS CC BY

3. خطبہ علی الخطبہ:

اس سے مراد یہ ہے کہ اگر ایک شخص نے کسی عورت کو پیغام نکاح دیا ہے تو دوسرا شخص اس عورت کو اس وقت تک اپنا پیغام نکاح نہ دے جب تک کے پہلے شخص کو ہاں یا واضح انکار نہ کر دیا جائے۔ امام مالک کہتے ہیں کہ اگر ایسا نکاح ہو جائے اور اسکا معلوم بھی ہو جائے کہ پہلے کسی اور نے پیغام دیا تھا تو اسکو دخول سے قبل ہی فسخ کروانا ضروری ہے ہاں اگر لاعلمی میں پیغام پر پیغام پہنچا تو کوئی حرج نہیں۔

4. نکاح برائے شرط حلالہ:

اس سے مراد ایسا نکاح ہے جس میں ایک شخص اپنی زوجہ کو طلاق دینے کے بعد واپس اس سے نکاح کرنا چاہے مگر بغیر دوسرے شخص سے نکاح کے یہ عورت پہلے شوہر کیلیئے حلال نہیں ہوتی اب اسکا پہلا شوہر کسی اور شخص سے اپنی مطلقہ سے دوسرے شخص کا نکاح یہ نیت کر کے کروائے کہ اس کے ساتھ نکاح کے بعد وہ اس عورت کو طلاق دے دے گا اور میں واپس اس عورت کو اپنے نکاح میں لے لوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے نیت کر کے یہ عمل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالی حلالہ کرنے والے اور جس کیلیئے کروایا جائے ان دونوں پر لعنت فرمائے"۔ [41]

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ نکاح درست ہے کیونکہ اس میں نکاح صحیحہ کے ارکان و شرائط مکمل ہوتے ہیں جیسا کہ دو گواہ، حق مہر کی ادائیگی، اعلان کرنا وغیرہ، نیز امام صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس نکاح سے مقصود کسی کا گھر ٹوٹنے سے بچانا ہے اسلیئے یہ عمل باعث ثواب ہے۔ باقی فقہاء نے اسلیئے ممنوع قرار دیا کہ لوگ اس عمل کو اجرت لے کر کاروبار نہ بنا لیں اور نکاح کا حقیقی اور خوبصورت مقصد جو کہ گھر بسانا اور عورت، اسکی اولاد کو تاحیات عزت و تحفظ دینا ہے وہ ضائع نہ ہو جائے اور لوگ اسکو محض کھیل تماشہ نہ بنا لیں۔

OPEN ACCESS

حوالہ جات:

1 القرآن21:30۔

2 أحمد بن محمد بن المهدي، **البحر المديد**(بيروت: دار الكتب العلميه۔2002/1423)،113:5

3 احمد بن محمد بن علی، **المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر**، (بیروت: مکتبہ العلمیہ،2016)،624:2۔

4 تنزیل الرحمن، ڈاکٹر، **مجموعہ قوانین اسلام** (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، 1969ء)،56:1۔

5 **القرآن**23:4۔

6 **القرآن**22:4۔

7 القرطبی، محمد بن احمد الانصاری، **الجامع الاحکام القرآن** (لاہور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز۔2012ء)،119:3۔

8 ایضا:119:3۔

بخاري، محمد بن إسماعيل بن إبراهيم، **الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه** (بيروت: دار طوق النجاة الأولى1422ه)،6286/3623۔

10 ایضاً:3714۔

11 ترمذی، محمد بن عیسی، **جامع ترمذی**، (لاہور: مکتبہ بیت السلام،2016ء)،1914۔

12 **القرآن**23:4۔

13 **تفسیر قرطبی**،121:3

14 محمد بن إسماعيل، أبو عبد الله، **صحیح بخاری**،5106۔

15 ایضا:5106۔

16 ابن رشد، محمد بن احمد بن محمد بن احمد، **بدایۃ المجتهد**، (لاہور: مکتبہ دار السلفیہ 2010ء)،67:1۔

17 **البيهقي**، أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي، **السنن الكبرى وفي ذيله الجوهر النقي** (حيدر آباد: مجلس دائرة المعارف النظامية الكائنة في الهند 1344 ه۔)

18 ابو عیسی، محمد بن سورہ، **سنن ترمذی**،3177۔ سجستانی، سلیمان بن اشعث، **سنن ابی داود**:2051۔

19 **القرآن**3:24۔

20 **القرآن**3:4۔

21 وھبہ زحیلی، ڈاکٹر، **الفقہ الاسلامی وادلتہ**،162:9۔

22 **القرآن**4:24۔

23 ابو عبد اللہ، محمد بن اسمعیل، **صحیح بخاری**:5107۔

24 ایضا،5109۔

CC BY

25 **القرآن**4:25۔

26 القرآن60:10۔

27 وھبہ زحیلی،ڈاکٹر،**الفقہ الاسلامی وادلتہ**،9:165۔

28 محمد الأمین بن محمد بن المختار الجکنی الشنقیطي، **أضواء البیان في إیضاح القرآن بالقرآن**(بیروت:دار الفکر للطباعة والنشر 1415ھ--1995م)5:18.

29 وھبہ زحیلی،ڈاکٹر،**الفقہ الاسلامی وادلتہ**،9:165۔

30 **ایضاً**،9:165۔

31 القرآن4:4۔

32 محمد قاسم،مفتی،**تفسیر صراط الجنان فی تفسیر القرآن**،(کراچی:مکتبۃ المدینہ،2016ء)2:173۔

33 وھبہ زحیلی،ڈاکٹر،**الفقہ الاسلامی وادلتہ**،9:165۔

34 القرآن60:7۔

35 ابو اسمعیل،محمد بن اسمعیل،**الجامع الصحیح البخاری**:2671۔

36 وھبہ زحیلی،ڈاکٹر،**الفقہ الاسلامی وادلتہ** 9:165۔

37 القرآن2:230۔

38 سیوطی،جلال الدین،عبد الرحمن ابن کمال،**الدر المنثور**(بیروت:دار الفکر 1993ء)،1:677

39 وہبہ زحیلی،ڈاکٹر،**الفقہ الاسلامی وادلتہ**،باب النکاح،9:166۔

40 ایضا۔9:116۔

41 ایضاً،9:117۔

OPEN ACCESS

CC BY